

## اردو ورک شیٹ نمبر (18) جماعت ششم

ہدایات برائے طلبہ:-

۱۔ عزیز طلبہ نیچے دی گئی عبارت کو فور سے پڑھیے۔ اپنی پسند کا پیرا گراف چناؤ کیجیے۔ خوش لہانی سے اس کی قرأت کیجیے اور ایک ڈیڑھ منٹ کی ویڈیو بنا کر اس نمبر پر (0333-5682146) وٹس ایپ کیجیے۔ شکریہ!

”لہو مجھ کو رلاتی ہے جو انوں کی تن آسانی“

کیوں لٹا میرا چمن اور ہے کہاں میری زمیں؟

جس کو خونِ دل دے کر میں نے بنایا تھا حسین

جو دلوں کا کیف تھا اور نگاہوں کا سکون

کون تھا؟ اس کا محافظ جو اچانک سو گیا ہے

گلستانِ زندگی کیوں نکلے نکلے ہو گیا ہے

جناب والا! میں ذہنی کشمکش اور تذبذب کا شکار ہوں کہ شروعات کہاں سے کروں اور ختم کہاں پر کروں جب اسلاف کی

زندگیوں کا جائزہ لیتا ہوں تو میری نظر اس ہاشمی نوجوان پر پڑتی ہے جو کئی کئی روز فاقوں میں گزار دیتا ہے مگر غارِ حرا میں یا وحدا

میں مشغول رہتا ہے۔ اپنے پرانے اس کی صداقت و امانت کے گن گاتے ہیں۔ مشرکین مکہ بھی ان کی بھلائی و سچائی کا

اعتراف کرتے ہیں۔ اور ایک آج کا نوجوان ہے جس کا والدین بھی اعتبار نہیں کرتے۔ جو شانہ صداقت و امانت و دیانت

کے معانی بھی نہیں جانتا۔ یا والہی تو کجا اسے اپنا آپ بھی یاد نہیں۔ سارا سارا دن اپنی ہی دنیا میں مست الست سب دنیا و

ما فیہا، رشتوں ناتوں سے بے نیاز کبھی کلبوں کی زینت دکھائی دیتا ہے اور کبھی پارکوں اور شیشہ گھروں میں سُوٹے لگاتا دکھائی

دیتا ہے۔ تو دل بے اختیار پکارا ٹھٹھا ہے لہو مجھ کو رلاتی ہے جو انوں کی تن آسانی۔ عالی جا! جب میں کوہِ صفا سے بلند ہوتی صدا

تو لولا اللہ اللہ“ کی طرف رجوع کرتا ہوں تو مجھے میدانِ زندگی میں ایک ننھا سا بچہ دکھائی دیتا ہے جو لاکھوں ہاشمیوں اور

قریشیوں کی ناراضگی کے باوجود یہ کہتا ہوا ملتا ہے ”محمد ﷺ کو میری عمر بہت کم ہے۔ میرا قد بہت چھوٹا ہے۔ میری ٹانگیں

بہت پتلی ہیں۔ بازو بہت کمزور ہیں۔ مگر زندگی کے کسی میدان تو مجھے اپنے سے جدا نہیں پائے گا اس ذاتِ اقدس کی قسم جس

کے قبضہ قدرت میری جان ہے میں دعوتِ تو حید کے لیے قدم قدم تیرا ساتھ دوں گا۔ دنیا اس ننھے مجاہدِ کو علی المرتضیٰ کے نام

سے یاد کرتی ہے۔ دوسری جانب جب میں آج کے نوجوان کو دیکھتا ہوں تو وہ تو حید کا پیر و کار نہیں بلکہ ننھے دت۔ بے دیوگون

اور مائیکل جیکسن کا دلدادہ دکھائی دیتا ہے۔ عالی جا! سوائے اس کے کیا کہوں کہ لہو مجھ کو رلاتی ہے جو انوں کی تن آسانی۔ ذرا آگے بڑھے حضور والا! ایک ستر سال کا بوڑھا تین دن کا بھوکا غارثو ر میں نبوت و رسالت کی رکھوالی کرنا دکھائی دیتا ہے دنیا جسے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے نام سے جانتی ہے۔ ذرا اور آگے بڑھے عالی وقار! یہ ننھے مجاہد کون ہیں؟ جو محبوب خدا سردار انبیاء شاہ دوسرا کے سب سے بڑے دشمن ابو جہل پر بہادر عقابوں کی طرح پے در پے وار کرتے جاتے ہیں اور احدا حد کا نعرہ مستانہ لگاتے جاتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں آج کی تصویر بہت بھیا نک ہے عالی وقار! آج کا نوجوان سوائے تن آسانی کے اور کچھ نہیں کرنا چاہتا تو پھر میں کیوں نہ کہوں ”لہو مجھ کو رلاتی ہے جو انوں کی تن آسانی“ جناب عالی وقار! ذرا تاریخ اسلام کی تھوڑی سی اور ورق گردانی کیجیے۔ آگ کا اک دکھلتا ہوا آلاؤ ہے۔ اس آگ میں ڈالا گیا ایک حبشی نوجوان ہے جسے پٹہ ڈال کر زنجیر زن کیا گیا ہے اور ظالم آقاؐ سے آگ کے دکھتے ہوئے انگاروں پر بار بار کھینچتا ہے اور ایک ہی سوال کرنا کہ اب بھی احد کی صدا بلند کرو گے۔ جواب ملتا ہے میرے جسم کے جتنے بھی ٹکڑے کر دو ہر ٹکڑے سے یہی صدا بلند ہوگی احد احد یہ جوان کون ہے عالی وقار! دنیا سے بلال حبشیؓ کے نام نامی سے جانتی ہے۔ جو اذان نہ دے تو صبح نہیں ہوتی۔ اور ایک آج کا جوان ہے جو گلے میں تالا پہنتا ہے۔ کانوں میں بالیاں ہاتھوں میں چین۔ پاؤں میں پازیب پہنے کلبوں میں ڈانس کرنا دکھائی دیتا ہے۔ کام کاج کو تو ہین سمجھتا ہے۔ اور والدین کی کمائی پر عیش کرنا اپنا ازلی حق سمجھتا ہے۔ تو حضور والا! پھر میں کیوں نہ کہوں ”لہو مجھ کو رلاتی ہے جو انوں کی تن آسانی“

ذرا اور آگے بڑھے عالی جا! معرکہ کربلا میں حسین و عباسؓ، عون محمد اور علی اکبرؓ کے کرداروں کو دیکھیے۔ یہ مجاہدین اسلام ہمارے نوجوانوں کو پکار پکار کر درس مشقت و آلام دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر ہمارے آج کے نوجوان محنت و مشقت کے پیکر نہیں بلکہ کابل و غافل اور پست اخلاقیات کے مالک و مختار دکھائی دیتے ہیں۔ پھر میں یہ کیوں نہ کہوں ”لہو مجھ کو رلاتی ہے جو انوں کی تن آسانی۔“

اغیار کا جادو چل بھی چکا ہم ایک تماشا بن بھی گئے  
 دنیا کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے  
 تکبیر تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور  
 جس ضرب سے دل دہل جائیں وہ ضرب لگانا بھول گئے